سورہ نمبر
(۱۴)

سُورَةُ إِبْرَاهِيم

مع کنزالایمان وخزائن العرفان

الاسلامی.نیٹ

www.AL ISLAMI.NET

سُوْرَةُ اِبْرٰهِيْم

سُوْرَةُ اِبْرٰهِيْمَ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ اِثْنَتَانِ وَخَمْسُوْنَ اٰيَةً وَّسَبْعُ رُكُوْعَاتٍ

سورہ ابراہیم مکی ہے۔ اس میں ۵۲ آیتیں اور ۷ رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف١٦

الٓرٰ ۚ كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۙ

ایک کتاب ہے ف١٧ کہ ہم نے تمہاری طرف اُتاری کہ تم لوگوں کو ف١٨ اندھیریوں سے ف١٩ اُجالے میں لاؤ ف٢٠

ف١٦ سورہ ابراہیم مکیہ ہے سوائے آیت الم تر الی الذین بدلوا نعمت اللہ کفرا اور اس کے بعد والی آیت کے اس سورت میں سات رکوع باون ٥٢ آیتیں آٹھ سو اکسٹھ ٨٦١ کلمے تین ہزار چار سو چونتیس ٣٤٣٤ حرف ہیں ف١٧ یہ قرآن شریف ف١٨ کفر و ضلالت و جہل و غوایت کی ف١٩ ایمان کے ف٢٠ ظلمات کو جمع اور نور کو واحد کے صیغہ سے ذکر فرمانے میں ایماء ہے کہ دین حق کی راہ ایک ہے اور کفر و ضلالت کے طریقے کثیر۔

بِإِذْنِ رَبِّهِمْ إِلَىٰ صِرَاطِ الْعَزِيزِ الْحَمِيدِ ﴿١﴾ اللَّهِ الَّذِي لَهُ مَا فِي

ان کے رب کے حکم سے اس کی راہ ف۲ کی طرف جو عزت والا سب خوبیوں والا ہے اللہ کہ اسی کا ہے جو کچھ

السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۗ وَوَيْلٌ لِّلْكَافِرِينَ مِنْ عَذَابٍ

آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ف۳ اور کافروں کی خرابی ہے ایک سخت عذاب سے

شَدِيدٍ ﴿٢﴾ الَّذِينَ يَسْتَحِبُّونَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا عَلَى الْآخِرَةِ وَ

جنہیں آخرت سے دنیا کی زندگی پیاری ہے اور

يَصُدُّونَ عَن سَبِيلِ اللَّهِ وَيَبْغُونَهَا عِوَجًا ۚ أُولَٰئِكَ فِي

اللہ کی راہ سے روکتے ف۴ اور اس میں کجی چاہتے ہیں وہ دور کی

ضَلَالٍ بَعِيدٍ ﴿٣﴾ وَمَا أَرْسَلْنَا مِن رَّسُولٍ إِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهِ

گمراہی میں ہیں ف۵ اور ہم نے ہر رسول اس کی قوم ہی کی زبان میں بھیجا ف۶

لِيُبَيِّنَ لَهُمْ ۖ فَيُضِلُّ اللَّهُ مَن يَشَاءُ وَيَهْدِي مَن يَشَاءُ ۚ وَ

کہ وہ انہیں صاف بتائے ف۶ پھر اللہ گمراہ کرتا ہے جسے چاہے اور وہ راہ دکھاتا ہے جسے چاہے اور

هُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿٤﴾ وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا مُوسَىٰ بِآيَاتِنَا أَنْ أَخْرِجْ

وہی عزت حکمت والا ہے اور بیشک ہم نے موسیٰ کو اپنی نشانیاں ف۷ لے کر بھیجا

قَوْمَكَ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ وَذَكِّرْهُم بِأَيَّامِ اللَّهِ ۚ إِنَّ

کہ اپنی قوم کو اندھیریوں سے ف۸ اجالے میں لا اور انہیں اللہ کے دن یاد دلا ف۹ بیشک

فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُورٍ ﴿٥﴾ وَإِذْ قَالَ مُوسَىٰ لِقَوْمِهِ

اس میں نشانیاں ہیں ہر بڑے صبر والے شکر گزار کو اور جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا

اذْكُرُوا نِعْمَةَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ إِذْ أَنجَاكُم مِّنْ آلِ فِرْعَوْنَ يَسُومُونَكُمْ

ف۱۰ یاد کرو اپنے اوپر اللہ کا احسان جب اس نے تمہیں فرعون والوں سے نجات دی جو تم کو بری مار

سُوءَ الْعَذَابِ وَيُذَبِّحُونَ أَبْنَاءَكُمْ وَيَسْتَحْيُونَ نِسَاءَكُمْ ۚ

دیتے تھے اور تمہارے بیٹوں کو ذبح کرتے اور تمہاری بیٹیاں زندہ رکھتے

وَفِي ذَٰلِكُم بَلَاءٌ مِّن رَّبِّكُمْ عَظِيمٌ ﴿٦﴾ وَإِذْ تَأَذَّنَ رَبُّكُمْ

اور اس میں ف۱۱ تمہارے رب کا بڑا فضل ہوا اور یاد کرو جب تمہارے رب نے

ف۲ یعنی دین اسلام ف۳ وہ سب کا مالک و خالق ہے سب اس کے بندے اور مملوک تو اس کی عبادت سب پر لازم اور اس کے سوا کسی کی عبادت روا نہیں ف۴ اور لوگوں کو دین الٰہی قبول کرنے سے مانع ہوتے ہیں ف۵ کہ حق سے بہت دور ہو گئے ہیں ف۶ جس میں وہ رسول مبعوث ہوا خواہ اس کی دعوت عام ہو اور دوسری قوموں اور دوسرے ملکوں پر بھی اس کا اتباع لازم ہو جیسا کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رسالت تمام آدمیوں اور جنوں بلکہ ساری خلق کی طرف ہے اور آپ سب کے نبی ہیں جیسا کہ قرآن کریم میں فرمایا گیا لیکون للعالمین نذیرا ف اور جب اس کی قوم اچھی طرح سمجھ لے تو دوسری قوموں کو ترجموں کے ذریعہ سے وہ احکام پہنچا دیے جائیں اور ان کے معنی سمجھا دیے جائیں بعض مفسرین نے اس آیت کی تفسیر میں یہ بھی فرمایا ہے کہ قومہ کی ضمیر سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف راجع ہے اور معنی یہ ہیں کہ ہم نے ہر رسول کو سید انبیاء محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زبان یعنی عربی میں وحی فرمائی اور یہ معنی ایک روایت میں بھی آئے ہیں کہ وحی ہمیشہ عربی ہی میں نازل ہوئی پھر انبیاء علیہم السلام نے اپنی قوموں کے لیے ان کی زبانوں میں ترجمہ فرما دیا (اتقان حسینی) مسئلہ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ عربی تمام زبانوں میں سب سے افضل ہے ف۷ مثل عصا و ید بیضا وغیرہ معجزات باہرہ کے ف۸ کفر کی نکال کر ایمان کے ف۹ قاموس میں ہے کہ ایام اللہ سے اللہ کی نعمتیں مراد ہیں حضرت ابن عباس و ابی بن کعب و مجاہد و قتادہ نے بھی ایام اللہ کی تفسیر اللہ کی نعمتیں فرمائیں مقاتل کا قول ہے کہ ایام اللہ سے وہ بڑے بڑے وقائع مراد ہیں جو اللہ کے امر سے واقع ہوئے بعض مفسرین نے فرمایا کہ ایام اللہ سے وہ دن مراد ہیں جن میں اللہ نے اپنے بندوں پر انعام کیے جیسے کہ بنی اسرائیل کیلیے من و سلویٰ اتارنے کا دن حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لیے دریا میں راستہ بنانے کا دن (خازن و مدارک و مفردات راغب) ان ایام اللہ میں سب سے بڑی نعمت کے دن سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ولادت و معراج کے دن ہیں ان کی یاد قائم کرنا بھی اس آیت کے حکم میں داخل ہے اسی طرح اور بزرگوں پر جو اللہ تعالیٰ کی نعمتیں ہوئیں یا جن ایام میں واقعات عظیمہ پیش آئے جیسا کہ دسویں محرم کو کربلا کا واقعہ ہائلہ ان کی یادگاریں قائم کرنا بھی تذکیر بایام اللہ میں داخل ہے بعض لوگ میلاد شریف معراج شریف اور ذکر شہادت کے ایام کی تخصیص میں کلام کرتے ہیں انہیں اس آیت سے نصیحت پذیر ہونا چاہیے ف۱۰ حضرت موسیٰ علیہ الصلاۃ والتسلیمات کا اپنی قوم کو یہ ارشاد فرمانا تذکیر بایام اللہ کی تعمیل ہے ف۱۱ یعنی نجات دینے میں

منزل

ع ۱۳ / ۶

لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ إِنَّ عَذَابِي لَشَدِيدٌ ﴿٧﴾

سنا دیا کہ اگر احسان مانو گے تو میں تمہیں اور دوں گا ف۱ اور اگر ناشکری کرو تو میرا عذاب سخت ہے

وَقَالَ مُوسَىٰ إِنْ تَكْفُرُوا أَنْتُمْ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا

اور موسیٰ نے کہا اگر تم اور زمین میں جتنے ہیں سب کافر ہو جاؤ ف۲

فَإِنَّ اللَّهَ لَغَنِيٌّ حَمِيدٌ ﴿٨﴾ أَلَمْ يَأْتِكُمْ نَبَأُ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ

تو بیشک اللہ بے پرواہ سب خوبیوں والا ہے کیا تمہیں انکی خبریں نہ آئیں جو تم سے پہلے تھی

قَوْمِ نُوحٍ وَعَادٍ وَثَمُودَ ۛ وَالَّذِينَ مِنْ بَعْدِهِمْ ۛ لَا يَعْلَمُهُمْ

نوح کی قوم اور عاد اور ثمود اور جو اُن کے بعد ہوئے اُنھیں اللہ ہی جانے

إِلَّا اللَّهُ ۚ جَاءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ فَرَدُّوا أَيْدِيَهُمْ فِي

ف۳ اُنکے پاس اُنکے رسول روشن دلیلیں لیکر آئے ف۴ تو وہ اپنے ہاتھ ف۵ اپنے منہ کی طرف لیگئے

أَفْوَاهِهِمْ وَقَالُوا إِنَّا كَفَرْنَا بِمَا أُرْسِلْتُمْ بِهِ وَإِنَّا لَفِي شَكٍّ مِمَّا

ف۶ اور بولے ہم منکر ہیں اس کے جو تمہارے ہاتھ بھیجا گیا اور جس راہ ف۷ کی طرف ہمیں بلاتے ہو

تَدْعُونَنَا إِلَيْهِ مُرِيبٍ ﴿٩﴾ قَالَتْ رُسُلُهُمْ أَفِي اللَّهِ شَكٌّ فَاطِرِ

اسمیں ہمیں وہ شک ہے کہ بات کھلنے نہیں دیتا اُنکے رسولوں نے کہا کیا اللہ میں شک ہے ف۸

السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۖ يَدْعُوكُمْ لِيَغْفِرَ لَكُمْ مِنْ ذُنُوبِكُمْ وَ

آسمان اور زمین کا بنانیوالا تمہیں بلاتا ہے ف۹ کہ تمہارے کچھ گناہ بخشے ف۱۰ اور

يُؤَخِّرَكُمْ إِلَىٰ أَجَلٍ مُسَمًّى ۚ قَالُوا إِنْ أَنْتُمْ إِلَّا بَشَرٌ مِثْلُنَا

موت کے مقرر وقت تک تمہاری زندگی بے عذاب کاٹ دے بولے تم تو ہمیں جیسے آدمی ہو ف۱۱

تُرِيدُونَ أَنْ تَصُدُّونَا عَمَّا كَانَ يَعْبُدُ آبَاؤُنَا فَأْتُونَا

تم چاہتے ہو کہ ہمیں اس سے باز رکھو جو ہمارے باپ دادا پوجتے تھے ف۱۲ اب کوئی

بِسُلْطَانٍ مُبِينٍ ﴿١٠﴾ قَالَتْ لَهُمْ رُسُلُهُمْ إِنْ نَحْنُ إِلَّا بَشَرٌ

روشن سند ہمارے پاس لے آؤ ف۱۳ اُن کے رسولوں نے اُن سے کہا ف۱۴ ہم ہیں تو تمہاری طرح انسان مگر

مِثْلُكُمْ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ يَمُنُّ عَلَىٰ مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ ۖ وَمَا كَانَ

اللہ اپنے بندوں میں جس پر چاہے احسان فرماتا ہے ف۱۵ اور ہمارا

ف۱ اس آیت سے معلوم ہوا کہ شکر سے نعمت زیادہ ہوتی ہے شکر کی اصل یہ ہے کہ آدمی نعمت کا تصور اور اس کا اظہار کرے اور حقیقت شکر یہ ہے کہ منعم کی نعمت کا اس کی تعظیم کے ساتھ اعتراف کرے اور نفس کو اسکا خوگر بنائے یہاں ایک باریکی ہے وہ یہ کہ بندہ جب اللہ تعالیٰ کی نعمتوں اور اس کے طرح طرح کے فضل و کرم و احسان کا مطالعہ کرتا ہے تو اس کے شکر میں مشغول ہوتا ہے اس سے نعمتیں زیادہ ہوتی ہیں اور بندے کے دل میں اللہ تعالیٰ کی محبت بڑھتی چلی جاتی ہے یہ مقام بہت برتر ہے اور اس سے اعلیٰ مقام یہ ہے کہ منعم کی محبت یہانتک غالب ہو کر قلب کو نعمتوں کیطرف التفات باقی نہ رہے یہ مقام صدیقوں کا ہے اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہمیں شکر کی توفیق عطا فرمائے ف۲ تو تم ہی ضرر پاؤ گے اور تم ہی نعمتوں سے محروم رہو گے ف۳ کتنے تھے ف۴ اور اُنھوں نے معجزات دکھائے ف۵ شدت غیظ سے ف۶ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ وہ غصہ میں آکر اپنے ہاتھ کاٹنے لگے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ اُنھوں نے کتاب اللہ سنکر تعجب سے اپنے منہ پر ہاتھ رکھے غرض یہ کوئی نہ کوئی انکار کی ادا تھی ف۷ یعنی توحید و ایمان ف۸ کیا اس کی توحید میں تردد ہے یہ کیسے ہو سکتا ہے اس کی دلیلیں تو نہایت ظاہر ہیں ف۹ اپنی طاعت و ایمان کی طرف ف۱۰ جب تم ایمان لے آؤ اس لیے کہ اسلام لانے کے بعد پہلے کے گناہ بخشدیے جاتے ہیں سوائے حقوق عباد کے اور اسی لیے کچھ گناہ فرمایا ف۱۱ ظاہر میں ہمیں اپنی مثل معلوم ہوتے ہو پھر کیسے مانا جائے کہ ہم تو نبی نہ ہوئے اور تمہیں یہ فضیلت مل گئی ف۱۲ یعنی بت پرستی سے ف۱۳ جس سے تمہارے دعوے کی صحت ثابت ہو یہ کلام انکا عناد و سرکشی سے تھا اور باوجودیکہ انبیاء آیات لا چکے تھے معجزات دکھا چکے تھے پھر بھی اُنھوں نے نئی سند مانگی اور پیش کیے ہوئے معجزات کو کالعدم قرار دیا ف۱۴ اچھا یہی مانو کہ ف۱۵ اور نبوت و رسالت کے ساتھ برگزیدہ کرتا ہے اور اس منصب عظیم کے ساتھ مشرف فرماتا ہے۔

منزل ۳

الثلثة

لَنَا أَنْ نَأْتِيَكُمْ بِسُلْطَانٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ

کام نہیں کہ ہم تمہارے پاس کچھ سند لے آئیں مگر اللہ کے حکم سے اور مسلمانوں کو اللہ ہی پر بھروسا

الْمُؤْمِنُونَ ﴿١١﴾ وَمَا لَنَا أَلَّا نَتَوَكَّلَ عَلَى اللَّهِ وَقَدْ هَدَانَا

چاہیے ف۱ اور ہمیں کیا ہوا کہ اللہ پر بھروسا نہ کریں ف۲ اُس نے تو ہماری راہیں ہمیں

سُبُلَنَا وَلَنَصْبِرَنَّ عَلَى مَا آذَيْتُمُونَا وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ

دکھادیں ف۳ اور تم جو ہمیں ستا رہے ہو ہم ضرور اس پر صبر کریں گے اور بھروسا کرنے والوں کو اللہ ہی پر

الْمُتَوَكِّلُونَ ﴿١٢﴾ ع وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِرُسُلِهِمْ لَنُخْرِجَنَّكُمْ

بھروسا چاہیے اور کافروں نے اپنے رسولوں سے کہا ہم ضرور تمہیں اپنی

مِنْ أَرْضِنَا أَوْ لَتَعُودُنَّ فِي مِلَّتِنَا فَأَوْحَى إِلَيْهِمْ رَبُّهُمْ

زمین ف۴ سے نکال دیں گے یا تم ہمارے دین پر ہو جاؤ تو اُنہیں اُن کے رب نے

لَنُهْلِكَنَّ الظَّالِمِينَ ﴿١٣﴾ وَلَنُسْكِنَنَّكُمُ الْأَرْضَ مِنْ بَعْدِهِمْ

وحی بھیجی کہ ہم ضرور ان ظالموں کو ہلاک کریں گے اور ضرور ہم تم کو اُن کے بعد زمین میں بسائیں گے ف۵

ذَٰلِكَ لِمَنْ خَافَ مَقَامِي وَخَافَ وَعِيدِ ﴿١٤﴾ وَاسْتَفْتَحُوا

یہ اس کے لیے ہے جو ف۶ میرے حضور کھڑے ہونے سے ڈرے اور میں نے جو عذاب کا حکم سنایا ہے اُس سے خوف

وَخَابَ كُلُّ جَبَّارٍ عَنِيدٍ ﴿١٥﴾ مِنْ وَرَائِهِ جَهَنَّمُ وَيُسْقَىٰ

کرے اور اُنہوں نے ف۷ فیصلہ مانگا اور ہر سرکش ہٹ دھرم نامراد ہوا ف۸ جہنم اُس کے پیچھے لگی اور اسے پیپ کا

مِنْ مَاءٍ صَدِيدٍ ﴿١٦﴾ يَتَجَرَّعُهُ وَلَا يَكَادُ يُسِيغُهُ وَيَأْتِيهِ

پانی پلایا جائے گا بمشکل اُس کا تھوڑا تھوڑا گھونٹ لے گا اور گلے سے نیچے اتارنے کی

الْمَوْتُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ وَمَا هُوَ بِمَيِّتٍ وَمِنْ وَرَائِهِ عَذَابٌ

اُمید نہ ہوگی ف۹ اور اُسے ہر طرف سے موت آئے گی اور مرے گا نہیں اور اس کے پیچھے ایک گاڑھا عذاب

غَلِيظٌ ﴿١٧﴾ مَثَلُ الَّذِينَ كَفَرُوا بِرَبِّهِمْ أَعْمَالُهُمْ كَرَمَادٍ

ف۱۰ اپنے رب سے منکروں کا حال ایسا ہے کہ اُن کے کام ہیں ف۱۱

اشْتَدَّتْ بِهِ الرِّيحُ فِي يَوْمٍ عَاصِفٍ لَا يَقْدِرُونَ مِمَّا كَسَبُوا

جیسے راکھ کہ اس پر ہوا کا سخت جھونکا آیا آندھی کے دن میں ف۱۲ ساری کمائی میں سے کچھ ہاتھ نہ لگا

ف۱ دینی اعدا کا شر دفع کرتا اور اس سے محفوظ رکھتا ہے

ف۲ ہم سے ایسا ہو ہی نہیں سکتا کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ جو کچھ قضائے الٰہی میں ہے وہی ہوگا ہمیں اسی پر پورا بھروسا اور کامل اعتماد ہے ابوتراب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے کہ توکل بدن کو عبودیت میں ڈالنا قلب کو ربوبیت کے ساتھ متعلق رکھنا عطا پر شکر بلا پر صبر کا نام ہے

ع ۲ ف۳ اور رشد و نجات کے طریقے ہم پر واضح فرما دیئے اور ہم جانتے ہیں کہ تمام اُمور اس کی قدرت و اختیار میں ہیں ۱۴

ف۴ یعنی اپنے دیار

ف۵ حدیث شریف میں ہے جو اپنے ہمسائے کو ایذا دیتا ہے اللہ اس کے گھر کا اسی ہمسائے کو مالک بناتا ہے

ف۶ قیامت کے دن

ف۷ یعنی انبیاء نے اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کی یا امتوں نے اپنے اور رسولوں کے درمیان اللہ تعالیٰ سے

ف۸ معنی یہ ہیں کہ انبیاء کی نصرت فرمائی گئی اور انہیں فتح دی گئی اور حق کے معاند سرکش کافر نامراد ہوئے اور ان کے خلاص کی کوئی سبیل نہ رہی

منزل ۳

ف۹ حدیث شریف میں ہے کہ جہنمی کو پیپ کا پانی پلایا جائے گا جب وہ منہ کے پاس آئے گا تو اس کو بہت ناگوار معلوم ہوگا جب اور قریب ہوگا تو اس سے چہرہ بھن جائے گا اور سر تک کی کھال جل کر گر پڑے گی جب پئے گا تو آنتیں کٹ کر نکل جائیں گی (اللہ کی پناہ)

ف۱۰ یعنی ہر عذاب کے بعد اس سے زیادہ شدید و غلیظ عذاب ہوگا (نعوذ باللہ من عذاب النار و من غضب الجبار)

ف۱۱ جنہیں وہ نیک سمجھتے تھے جیسے کہ محتاجوں کی امداد مسافر نوازی بیماروں کی خبرگیری وغیرہ چونکہ ایمان پر مبنی نہیں اسلئے وہ سب بیکار ہیں اور ان کی یہ مثال ہے۔

ف۱۲ اور وہ سب اڑ گئی اور اس کے اجزاء منتشر ہوگئے اور اس میں سے کچھ باقی نہ رہا یہی حال ہے کفار کے اعمال کا کہ اُن کے شرک و کفر کی وجہ سے سب برباد اور باطل ہوگئے

عَلٰى شَيْءٍ ۭ ذٰلِكَ هُوَ الضَّلٰلُ الْبَعِيْدُ ۝١٨ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ خَلَقَ
یہی ہے دور کی گمراہی کیا تو نے نہ دیکھا کہ اللہ نے

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ۭ اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ وَيَاْتِ بِخَلْقٍ
آسمان و زمین حق کے ساتھ بنائے ف۱ اگر چاہے تو تمھیں لیجائے ف۲ اور ایک نئی مخلوق

جَدِيْدٍ ۝١٩ وَّمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ ۝٢٠ وَبَرَزُوْا لِلّٰهِ جَمِيْعًا
لے آئے ف۳ اور یہ ف۴ اللہ پر کچھ دشوار نہیں اور سب اللہ کے حضور ف۵ علانیہ حاضر ہونگے

فَقَالَ الضُّعَفٰۗؤُا لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا اِنَّا كُنَّا لَكُمْ تَبَعًا فَهَلْ
تو جو کمزور تھے ف۶ بڑائی والوں سے کہیں گے ف۷ ہم تمھارے تابع تھے کیا تم سے ہوسکتا ہے

اَنْتُمْ مُّغْنُوْنَ عَنَّا مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ ۭ قَالُوْا لَوْ هَدٰىنَا
کہ اللہ کے عذاب میں سے کچھ ہم پر سے ٹالدو ف۸ کہیں گے اللہ ہمیں ہدایت

اللّٰهُ لَهَدَيْنٰكُمْ ۭ سَوَاۗءٌ عَلَيْنَآ اَجَزِعْنَآ اَمْ صَبَرْنَا مَا لَنَا مِنْ
کرتا تو ہم تمھیں کرتے ف۹ ہمپر ایک سا ہے چاہے بیقراری کریں یا صبر سے رہیں ہمیں کہیں

مَّحِيْصٍ ۝٢١ۧ وَقَالَ الشَّيْطٰنُ لَمَّا قُضِيَ الْاَمْرُ اِنَّ اللّٰهَ وَعَدَكُمْ
پناہ نہیں اور شیطان کہے گا جب فیصلہ ہو چکے گا ف۱۰ بیشک اللہ نے تم کو سچا وعدہ دیا تھا

وَعْدَ الْحَقِّ وَوَعَدْتُّكُمْ فَاَخْلَفْتُكُمْ ۭ وَمَا كَانَ لِيَ عَلَيْكُمْ مِّنْ
ف۱۱ اور میں نے جو تم کو وعدہ دیا تھا ف۱۲ وہ میں نے تم سے جھوٹا کیا اور میرا تم پر کچھ قابو

سُلْطٰنٍ اِلَّآ اَنْ دَعَوْتُكُمْ فَاسْتَجَبْتُمْ لِيْ ۚ فَلَا تَلُوْمُوْنِيْ وَلُوْمُوْٓا
نہ تھا ف۱۳ مگر یہی کہ میں نے تم کو ف۱۴ بلایا تم نے میری مان لی ف۱۵ تو اب مجھ پر الزام نہ رکھو ف۱۶ خود اپنے

اَنْفُسَكُمْ ۭ مَآ اَنَا بِمُصْرِخِكُمْ وَمَآ اَنْتُمْ بِمُصْرِخِيَّ ۭ اِنِّىْ كَفَرْتُ بِمَآ
اوپر الزام رکھو نہ میں تمھاری فریاد کو پہنچ سکوں نہ تم میری فریاد کو پہنچ سکو وہ جو پہلے تم نے مجھے

اَشْرَكْتُمُوْنِ مِنْ قَبْلُ ۭ اِنَّ الظّٰلِمِيْنَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝٢٢
شریک ٹھہرایا تھا ف۱۷ میں اس سے سخت بیزار ہوں بے شک ظالموں کے لیے دردناک عذاب ہے

وَاُدْخِلَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ
اور وہ جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے وہ باغوں میں داخل کیے جائیں گے

ف۱ ان میں بڑی حکمتیں ہیں اور انکی پیدائش عبث نہیں ہے ف۲ معدوم کردے ف۳ بجائے تمھارے جو فرمانبردار ہو اس کی قدرت سے یہ کیا بعید ہے جو آسمان و زمین پیدا کرنے پر قادر ہے ف۴ معدوم کرنا اور موجود فرمانا ف۵ روز قیامت ف۶ اور دولت مندوں اور بااثر لوگوں کی اتباع میں اُنھوں نے کفر اختیار کیا تھا ف۷ کہ دین و اعتقاد میں ف۸ یہ کلام انکا توبیخ و عناد کے طور پر ہوگا کہ دنیا میں تم نے گمراہ کیا تھا اور راہ حق سے روکا تھا اور بڑھ بڑھ کر باتیں کیا کرتے تھے اب وہ دعوے کیا ہوئے اب اس عذاب میں سے ذرا سا تو ٹالو کافروں کے سردار اس کے جواب میں ف۹ جب خود ہی گمراہ ہو رہے تھے تو تمھیں کیا راہ دکھاتے اب خلاصی کی کوئی راہ نہیں نہ کافروں کیلیے شفاعت آؤ روئیں اور فریاد کریں پانچسو برس فریاد و زاری کرینگے اور کچھ کام نہ آئے گی تو کہیں گے کہ اب صبر کرکے دیکھو شاید اس سے کچھ کام نکلے پانچسو برس صبر کرینگے وہ بھی کام نہ آئے گا تو کہیں گے کہ ف۱۰ اور حساب سے فراغت ہو جائے گی جنتی جنت کا اور دوزخی دوزخ کا حکم پاکر جنت و دوزخ میں داخل ہو جائیں گے اور دوزخی شیطان پر ملامت کرینگے اور اسکو برا کہیں گے کہ بدنصیب تو نے ہمیں گمراہ کرکے اس مصیبت میں گرفتار کیا تو وہ جواب دے گا ف۱۱ کہ مرنیکے بعد پھر اُٹھنا ہے اور آخرت میں نیکیوں اور بدیوں کا بدلہ ملے گا اللہ کا وعدہ سچا تھا سچا ہوا ف۱۲ کہ نہ مرنیکے بعد اُٹھنا نہ جزا نہ جنت نہ دوزخ ف۱۳ نہ میں نے تمھیں اپنے اتباع پر مجبور کیا تھا یا یہ کہ میں نے اپنے وعدہ پر تمھارے سامنے کوئی حجت و برہان پیش نہیں کی تھی ف۱۴ وسوسے ڈال کر گمراہی کی طرف ف۱۵ اور بغیر حجت و برہان کے تم میرے بہکانے میں آگئے باوجودیکہ اللہ تعالٰی نے تم سے فرمادیا تھا کہ شیطان کے بہکانے میں نہ آنا اور اسکے رسول اس کی طرف سے دلائل لیکر تمھارے پاس آئے اور اُنھوں نے حجتیں پیش کیں اور برہانیں قائم کیں تو تم پر خود لازم تھا کہ تم انکا اتباع کرتے اور انکے روشن دلائل اور ظاہر معجزات سے منھ نہ پھیرتے اور میری بات نہ مانتے اور میری طرف التفات نہ کرتے مگر تم نے ایسا نہ کیا ف۱۶ کیونکہ میں دشمن ہوں اور میری دشمنی ظاہر ہے اور دشمن سے خیرخواہی کی اُمید رکھنا ہی حماقت ہے تو ف۱۷ اللہ کا اس کی عبادت میں۔

(خازن)

منزل ۳

ع ۳ / ۹ / ۱۵

ف۱ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور فرشتوں کی طرف سے اور آپس میں ایک دوسرے کی طرف سے ف۲ یعنی کلمۂ توحید کی ف۳ ایسے ہی کلمۂ ایمان ہے کہ اس کی جڑ قلب مومن کی زمین میں ثابت اور مضبوط ہوتی ہے اور اس کی شاخیں یعنی عمل آسمان میں پہونچتے ہیں اور اس کے ثمرات برکت و ثواب ہر وقت حاصل ہوتے ہیں حدیث شریف میں ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اصحاب کرام سے فرمایا وہ درخت بتاؤ جو مومن کے مثل ہے اس کے پتے نہیں گرتے اور وہ ہر وقت پھل دیتا ہے (یعنی جس طرح مومن کے عمل اکارت نہیں ہوتے) اور اس کی برکتیں ہر وقت حاصل رہتی ہیں، صحابہ نے فکریں کیں کہ ایسا کون سا درخت ہے جس کے پتے نہ گرتے ہوں اور اس کا پھل ہر وقت موجود رہتا ہو چنانچہ جنگل کے درختوں کے نام لیے جب ایسا کوئی درخت خیال میں نہ آیا تو حضور سے دریافت کیا فرمایا وہ کھجور کا درخت ہے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اپنے والد ماجد حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کیا کہ جب حضور نے دریافت فرمایا تھا تو میرے دل میں آیا تھا کہ یہ کھجور کا درخت ہے لیکن بڑے بڑے صحابہ تشریف فرما تھے میں چھوٹا تھا اس لیے میں ادبًا خاموش رہا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اگر تم بتا دیتے تو مجھے بہت خوشی ہوتی ف۴ اور ایمان لائیں کیونکہ مثالوں سے معنیٰ اچھی طرح خاطر گزیں ہو جاتے ہیں ف۵ یعنی کفری کلام ف۶ مثل اندرائن کے جس کا مزہ کڑوا بُو ناگوار یا مثل لہسن کے بدبودار ف۷ کیونکہ جڑ اسکی زمین میں ثابت و مستحکم نہیں شاخیں اس کی بلند نہیں ہوتیں یہی حال ہے کفری کلام کا کہ اسکی کوئی اصل ثابت نہیں اور کوئی حجت و برہان نہیں رکھتا جس سے استحکام ہو نہ اس میں کوئی خیر و برکت کہ وہ بلندیٔ قبول پر پہنچ سکے ف۸ یعنی کلمۂ ایمان ف۹ کہ وہ ابتلاء اور مصیبت کے وقتوں میں بھی صابر و قائم رہتے ہیں اور راہ حق و دین قویم سے نہیں ہٹتے حتیٰ کہ انکی حیات کا خاتمہ ایمان پر ہوتا ہے ف۱۰ یعنی قبر میں کہ اول منازل آخرت ہے جب منکر نکیر آ کر اُن کو پوچھتے ہیں کہ تمہارا رب کون ہے تمہارا دین کیا ہے اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف اشارہ کرکے دریافت کرتے ہیں کہ انکی نسبت تو کیا کہتا ہے تو مومن اس منزل میں بفضل الٰہی ثابت رہتا ہے اور کہہ دیتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے میرا دین اسلام اور یہ میرے نبی ہیں محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور اس کے رسول پھر اسکی قبر وسیع کر دی جاتی ہے اور اس میں جنت کی ہوائیں اور خوشبوئیں آتی ہیں اور وہ منور کر دی جاتی ہے اور آسمان سے ندا ہوتی ہے کہ میرے بندے نے سچ کہا ف۱۱ وہ قبر میں منکر و نکیر کو جواب صحیح نہیں دے سکتے اور ہر سوال کے جواب میں یہی کہتے ہیں ہائے ہائے میں نہیں جانتا آسمان سے ندا ہوتی ہے میرا بندہ جھوٹا ہے اس کے لیے آگ کا فرش بچھاؤ دوزخ کا لباس پہناؤ دوزخ کی طرف دروازہ کھول دو اسکو دوزخ کی گرمی اور دوزخ کی لپٹ پہنچتی ہے اور قبر اتنی تنگ ہو جاتی ہے کہ ایک طرف کی پسلیاں دوسری طرف آ جاتی ہیں عذاب کرنے والے فرشتے اس پر مقرر کیے جاتے ہیں جو اُسے لوہے کے گرزوں سے مارتے ہیں (اعاذنا اللہ تعالیٰ من عذاب القبر وثبتنا علی الایمان) ف۱۲ بخاری شریف کی حدیث میں ہے کہ ان لوگوں سے مراد کفار مکہ ہیں اور وہ نعمت جس کی شکر گزاری اُنھوں نے نہ کی وہ اللہ کے حبیب ہیں سید عالم محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہ اللہ تعالیٰ نے اُنکے وجود سے اس اُمت کو نوازا اور اُنکی زیارت سراپا کرامت کی سعادت سے مشرف کیا لازم تھا کہ اس نعمت جلیلہ کا شکر بجالاتے اور انکا اتباع کرکے مزید کرم کے مورد ہوتے بجائے اس کے اُنھوں نے ناشکری کی اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا انکار کیا اور اپنی قوم کو جو دین میں اُنکے موافق تھے دار الہلاک میں پہنچایا ف۱۳ یعنی بتوں کو اسکا شریک کیا ف۱۴ اے مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) ان کفار سے کہ تھوڑے دن دنیا کی خواہشات کو ف۱۵ آخرت میں۔

تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ ؕ تَحِیَّتُهُمْ فِیْهَا سَلٰمٌ ﴿۲۳﴾

جن کے نیچے نہریں رواں ہمیشہ اُن میں رہیں اپنے رب کے حکم سے اس میں اُن کے ملتے وقت کا اکرام سلام ہے ف۱

اَلَمْ تَرَ كَیْفَ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا كَلِمَةً طَیِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَیِّبَةٍ اَصْلُهَا

کیا تم نے نہ دیکھا اللہ نے کیسی مثال بیان فرمائی پاکیزہ بات کی ف۲ جیسے پاکیزہ درخت جس کی جڑ

ثَابِتٌ وَّ فَرْعُهَا فِی السَّمَآءِ ۙ تُؤْتِیْۤ اُكُلَهَا كُلَّ حِیْنٍۭ بِاِذْنِ

قائم اور شاخیں آسمان میں ہر وقت اپنا پھل دیتا ہے اپنے رب کے حکم سے

رَبِّهَا ؕ وَ یَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ یَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۲۵﴾

ف۳ اور اللہ لوگوں کے لیے مثالیں بیان فرماتا ہے کہ کہیں وہ سمجھیں ف۴

وَ مَثَلُ كَلِمَةٍ خَبِیْثَةٍ كَشَجَرَةٍ خَبِیْثَةِ اِجْتُثَّتْ مِنْ فَوْقِ

اور گندی بات ف۵ کی مثال جیسے ایک گندہ پیڑ ف۶ کہ زمین کے اوپر سے کاٹ دیا گیا

الْاَرْضِ مَا لَهَا مِنْ قَرَارٍ ﴿۲۶﴾ یُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ

اب اسے کوئی قیام نہیں ف۷ اللہ ثابت رکھتا ہے ایمان والوں کو حق بات ف۸

الثَّابِتِ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَ فِی الْاٰخِرَةِ ۚ وَ یُضِلُّ اللّٰهُ الظّٰلِمِیْنَ ۙ

پر دنیا کی زندگی میں ف۹ اور آخرت میں ف۱۰ اور اللہ ظالموں کو گمراہ کرتا ہے ف۱۱

وَ یَفْعَلُ اللّٰهُ مَا یَشَآءُ ﴿۲۷﴾ ع اَلَمْ تَرَ اِلَی الَّذِیْنَ بَدَّلُوْا نِعْمَتَ

اور اللہ جو چاہے کرے کیا تم نے اُنھیں نہ دیکھا جنھوں نے اللہ کی نعمت ناشکری سے

اللّٰهِ كُفْرًا وَّ اَحَلُّوْا قَوْمَهُمْ دَارَ الْبَوَارِ ﴿۲۸﴾ جَهَنَّمَ ۚ یَصْلَوْنَهَا ؕ وَ

بدل دی ف۱۲ اور اپنی قوم کو تباہی کے گھر لا اتارا وہ جو دوزخ ہے اُسکے اندر جائینگے اور

بِئْسَ الْقَرَارُ ﴿۲۹﴾ وَ جَعَلُوْا لِلّٰهِ اَنْدَادًا لِّیُضِلُّوْا عَنْ سَبِیْلِهٖ ؕ

کیا ہی بری ٹھہرنے کی جگہ اور اللہ کے لیے برابر والے ٹھہرائے ف۱۳ کہ اسکی راہ سے بہکا دیں

قُلْ تَمَتَّعُوْا فَاِنَّ مَصِیْرَكُمْ اِلَی النَّارِ ﴿۳۰﴾ قُلْ لِّعِبَادِیَ الَّذِیْنَ

تم فرماؤ ف۱۴ کچھ برت لو کہ تمہارا انجام آگ ہے ف۱۵ میرے ان بندوں سے فرماؤ

اٰمَنُوْا یُقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَ یُنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّ عَلَانِیَةً

جو ایمان لائے کہ نماز قائم رکھیں اور ہمارے دیے میں سے کچھ ہماری راہ میں چھپے اور ظاہر خرچ کریں

منزل ۳

ع ۶ ۱۶

مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خِلٰلٌ ﴿٣١﴾ اَللّٰهُ الَّذِيْ

اس دن کے آنے سے پہلے جس میں نہ سوداگری ہوگی ف۱ نہ یارانہ ف۲ اللہ ہے جس نے

خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجَ بِهٖ

آسمان اور زمین بنائے اور آسمان سے پانی اتارا تو اس سے کچھ پھل

مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزْقًا لَّكُمْ ۚ وَسَخَّرَ لَكُمُ الْفُلْكَ لِتَجْرِيَ فِي الْبَحْرِ بِاَمْرِهٖ

تمہارے کھانے کو پیدا کیے اور تمہارے لیے کشتی کو مسخر کیا کہ اس کے حکم سے دریا میں چلے ف۳

وَسَخَّرَ لَكُمُ الْاَنْهٰرَ ﴿٣٢﴾ وَسَخَّرَ لَكُمُ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ دَآئِبَيْنِ ۚ وَ

اور تمہارے لیے ندیاں مسخر کیں ف۴ اور تمہارے لیے سورج اور چاند مسخر کیے جو برابر چل رہے ہیں ف۵ اور

سَخَّرَ لَكُمُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ ﴿٣٣﴾ وَاٰتٰىكُمْ مِّنْ كُلِّ مَا سَاَلْتُمُوْهُ ۚ وَ

تمہارے لیے رات اور دن مسخر کیے ف۶ اور تمہیں بہت کچھ منہ مانگا دیا اور

اِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا ۗ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَظَلُوْمٌ كَفَّارٌ ﴿٣٤﴾

اگر اللہ کی نعمتیں گنو تو شمار نہ کرسکو گے بیشک آدمی بڑا ظالم بڑا ناشکرا ہے ف۷

وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا الْبَلَدَ اٰمِنًا وَّاجْنُبْنِيْ وَ

اور یاد کرو جب ابراہیم نے عرض کی اے میرے رب اس شہر ف۸ کو امان والا کردے ف۹ اور مجھے اور

بَنِيَّ اَنْ نَّعْبُدَ الْاَصْنَامَ ﴿٣٥﴾ رَبِّ اِنَّهُنَّ اَضْلَلْنَ كَثِيْرًا

میرے بیٹوں کو بتوں کے پوجنے سے بچا ف۱۰ اے میرے رب بیشک بتوں نے بہت لوگ بہکا دیے

مِّنَ النَّاسِ ۚ فَمَنْ تَبِعَنِيْ فَاِنَّهٗ مِنِّيْ ۚ وَمَنْ عَصَانِيْ فَاِنَّكَ

ف۱۱ تو جس نے میرا ساتھ دیا ف۱۲ وہ تو میرا ہے اور جس نے میرا کہا نہ مانا تو بیشک تو

غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٣٦﴾ رَبَّنَآ اِنِّيْٓ اَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّيَّتِيْ بِوَادٍ غَيْرِ ذِيْ

بخشنے والا مہربان ہے ف۱۳ اے میرے رب میں نے اپنی کچھ اولاد ایک نالے میں بسائی جس میں

زَرْعٍ عِنْدَ بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ ۙ رَبَّنَا لِيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ فَاجْعَلْ

کھیتی نہیں ہوتی تیرے حرمت والے گھر کے پاس ف۱۴ اے ہمارے رب اس لیے کہ وہ ف۱۵ نماز قائم رکھیں تو تو

اَفْـِٕدَةً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِيْٓ اِلَيْهِمْ وَارْزُقْهُمْ مِّنَ الثَّمَرٰتِ

لوگوں کے کچھ دل ان کی طرف مائل کردے ف۱۶ اور انہیں کچھ پھل کھانے کو دے ف۱۷

ف۱ کہ خرید و فروخت یعنی مالی معاوضے و فدیے ہی سے کچھ نفع اٹھایا جائے ف۲ کہ اس سے نفع اٹھایا جائے بلکہ بہت سے دوست ایک دوسرے کے دشمن ہو جائیں گے اس آیت میں نفسانی و طبعی دوستی کی نفی ہے اور ایمانی دوستی جو محبت الٰہی کے سبب سے ہو وہ باقی رہے گی جیسا کہ سورۂ زخرف میں فرمایا اَلْاَخِلَّآءُ یَوْمَئِذٍۢ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ اِلَّا الْمُتَّقِیْنَ ف۳ اور اس سے تم فائدے اٹھاؤ ف۴ کہ ان سے کام لو ف۵ نہ تھکیں نہ رکیں تم ان سے نفع اٹھاتے ہو ف۶ آرام اور کام کیلئے ف۷ کہ کفر و معصیت کا نہیں مانتا حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ انسان سے یہاں ابوجہل مراد ہے زجاج کا قول ہے کہ انسان اسم جنس ہے اور یہاں اس سے کافر مراد ہے ف۸ مکہ مکرمہ ف۹ کہ قرب قیامت دنیا کو ویران ہونے کے وقت تک یہ ویرانی سے محفوظ رہے یا اس شہر والے امن میں ہوں حضرت ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام کی یہ دعا مستجاب ہوئی اللہ تعالیٰ نے مکہ مکرمہ کو ویران ہونے سے امن دی اور کوئی بھی اس کے ویران کرنے پر قادر نہ ہو سکا اور اس کو اللہ تعالیٰ نے حرم بنایا کہ اس میں نہ کسی انسان کا خون بہایا جائے نہ کسی پر ظلم کیا جائے نہ وہاں شکار مارا جائے نہ سبزہ کاٹا جائے ف۱۰ انبیاء علیہم السلام بت پرستی اور تمام گناہوں سے معصوم ہیں حضرت ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام کا یہ دعا کرنا بارگاہ الٰہی میں تواضع و اظہار احتیاج کیلئے ہے کہ باوجودیکہ تو نے اپنے کرم سے معصوم کیا لیکن ہم تیرے فضل و رحمت کی طرف دست احتیاج دراز رکھتے ہیں ف۱۱ یعنی ان کی گمراہی کا سبب ہوئے کہ وہ انہیں پوجنے لگے ف۱۲ اور میرے عقیدہ و دین پر رہا ف۱۳ چاہے تو اسے ہدایت کرے اور توفیق توبہ عطا فرمائے ف۱۴ یعنی اس وادی میں جہاں اب مکہ مکرمہ ہے اور ذریت سے مراد حضرت اسمٰعیل ہیں علیہ السلام آپ سرزمین شام میں حضرت ہاجرہ کے بطن پاک سے پیدا ہوئے حضرت ابراہیم علیہ الصلاۃ والتسلیمات کی بیوی حضرت سارہ کے کوئی اولاد نہ تھی اس وجہ سے انہیں رشک پیدا ہوا اور انہوں نے حضرت ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام سے کہا کہ آپ ہاجرہ اور ان کے بیٹے کو میرے پاس سے جدا کر دیجئے حکمت الٰہی نے یہ ایک سبب پیدا کیا تھا چنانچہ وحی آئی کہ آپ حضرت ہاجرہ و اسمٰعیل کو اس سرزمین میں لے جائیں (جہاں اب مکہ مکرمہ ہے) آپ ان دونوں کو اپنے ساتھ براق پر سوار کر کے شام سے سرزمین حرم میں لائے اور کعبہ مقدسہ کے نزدیک اتارا یہاں اس وقت نہ کوئی آبادی تھی نہ کوئی چشمہ نہ پانی ایک توشہ دان میں کھجوریں اور ایک برتن پانی انہیں دے کر آپ واپس ہوئے اور مڑ کر ان کی طرف نہ دیکھا حضرت ہاجرہ والدہ اسمٰعیل نے عرض کیا کہ آپ کہاں جاتے ہیں اور ہمیں اس وادی میں بے انیس و رفیق چھوڑے جاتے ہیں لیکن آپ نے اس کا کچھ جواب نہ دیا اور ان کی طرف التفات نہ فرمایا حضرت ہاجرہ نے چند مرتبہ یہی عرض کیا اور جواب نہ پایا تو کہا کہ کیا اللہ نے آپ کو اس کا حکم دیا ہے آپ نے فرمایا ہاں اس وقت انہیں اطمینان ہوا حضرت ابراہیم علیہ السلام چلے گئے اور انہوں نے بارگاہ الٰہی میں ہاتھ اٹھا کر یہ دعا کی جو آیت میں مذکور ہے حضرت ہاجرہ اپنے فرزند حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو دودھ پلانے لگیں جب وہ پانی ختم ہو گیا اور پیاس کی شدت ہوئی اور صاحبزادے کا حلق شریف بھی پیاس سے خشک ہو گیا تو آپ پانی کی جستجو یا آبادی کی تلاش میں صفا و مروہ کے درمیان دوڑیں ایسا سات مرتبہ ہوا یہاں تک کہ فرشتے کے پر مارنے سے یا حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے قدم مبارک سے اس خشک زمین میں ایک چشمہ (زمزم) نمودار ہوا آیت میں حرمت والے گھر سے بیت اللہ مراد ہے جو طوفان نوح سے پہلے کعبہ مقدسہ کی جگہ تھا اور طوفان کے وقت آسمان پر اٹھا لیا گیا حضرت ابراہیم علیہ السلام کا یہ واقعہ آپ کے آگ میں ڈالے جانے کے بعد ہوا آگ کے واقعہ میں آپ نے دعا نہ فرمائی تھی اور اس واقعہ میں دعا کی اور تضرع کیا اللہ تعالیٰ کی کارسازی پر اعتماد کر کے دعا نہ کرنا بھی توکل اور بہتر ہے لیکن مقام دعا اس سے بھی افضل ہے تو حضرت ابراہیم علیہ الصلاۃ والتسلیمات کا اس آخر واقعہ میں دعا فرمانا اس لیے ہے کہ آپ مدارج کمال میں دمبدم ترقی پر ہیں ف۱۵ یعنی حضرت اسمٰعیل اور ان کی اولاد اس وادی بے زراعت میں تیرے ذکر و عبادت میں مشغول ہوں اور تیرے بیت حرام کے پاس ف۱۶ اطراف و بلاد سے یہاں آئیں اور ان کے قلوب اس مکان طاہر کی شوق زیارت میں کھنچیں اس میں ایمانداروں کیلئے یہ دعا ہے کہ انہیں بیت اللہ کا حج میسر آئے اور اپنی یہاں رہنے والی ذریت کیلئے یہ کہ وہ زیارت کیلئے آنے والوں سے منتفع ہوں غرض یہ دعا دینی دنیوی برکات پر مشتمل ہے حضرت کی دعا قبول ہوئی اور قبیلہ جرہم نے اس طرف سے گزرتے ہوئے ایک پرند دیکھا تو انہیں تعجب ہوا کہ بیابان میں پرند کیسا شاید کہیں چشمہ نمودار ہوا جستجو کی تو دیکھا کہ زمزم شریف میں پانی ہے یہ دیکھ کر ان لوگوں نے حضرت ہاجرہ سے وہاں بسنے کی اجازت چاہی انہوں نے اس شرط سے اجازت دی کہ پانی میں تمہارا حق نہ ہو گا وہ لوگ وہاں بسے اور حضرت اسمٰعیل علیہ الصلاۃ والسلام جوان ہوئے تو ان لوگوں نے آپ کے صلاح و تقویٰ کو دیکھ کر اپنے خاندان میں آپ کی شادی کر دی اور حضرت ہاجرہ کا وصال ہو گیا اس طرح حضرت ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام کی یہ دعا پوری ہوئی اور آپ نے دعا میں یہ بھی فرمایا ف۱۷ اسی کا ثمرہ ہے کہ فصول مختلفہ ربیع و خریف و صیف و شتاء کے میوے وہاں بیک وقت موجود ہوتے ہیں۔

منزل ۳

لَعَلَّهُمْ يَشْكُرُوْنَ ﴿٣٧﴾ رَبَّنَآ اِنَّكَ تَعْلَمُ مَا نُخْفِيْ وَمَا نُعْلِنُ ؕ وَمَا
شاید وہ احسان مانیں اے ہمارے رب تو جانتا ہے جو ہم چھپاتے ہیں اور جو ظاہر کرتے اور
يَخْفٰى عَلَى اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ ﴿٣٨﴾ اَلْحَمْدُ
اللہ پر کچھ چھپا نہیں زمین میں اور نہ آسمان میں ف۱ سب خوبیاں
لِلّٰهِ الَّذِيْ وَهَبَ لِيْ عَلَى الْكِبَرِ اِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ ؕ اِنَّ
اللہ کو جس نے مجھے بڑھاپے میں اسمٰعیل و اسحٰق دیئے بیشک
رَبِّيْ لَسَمِيْعُ الدُّعَآءِ ﴿٣٩﴾ رَبِّ اجْعَلْنِيْ مُقِيْمَ الصَّلٰوةِ وَمِنْ
میرا رب دعا سننے والا ہے اے میرے رب مجھے نماز کا قائم کرنے والا رکھ اور کچھ
ذُرِّيَّتِيْ ۖ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ ﴿٤٠﴾ رَبَّنَا اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَ
میری اولاد کو ف۲ اے ہمارے رب اور میری دعا سن لے اے ہمارے رب مجھے بخشدے اور میرے ماں باپ کو
لِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ ﴿٤١﴾ وَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ غَافِلًا
ف۳ اور سب مسلمانوں کو جس دن حساب قائم ہوگا اور ہرگز اللہ کو بے خبر نہ جاننا
عَمَّا يَعْمَلُ الظّٰلِمُوْنَ ؕ۬ اِنَّمَا يُؤَخِّرُهُمْ لِيَوْمٍ تَشْخَصُ فِيْهِ
ظالموں کے کام سے ف۴ انہیں ڈھیل نہیں دے رہا ہے مگر ایسے دن کے لیے جس میں
الْاَبْصَارُ ﴿٤٢﴾ مُهْطِعِيْنَ مُقْنِعِيْ رُءُوْسِهِمْ لَا يَرْتَدُّ اِلَيْهِمْ
ف۵ آنکھیں کھلی کی کھلی رہجائیں گی بے تحاشا دوڑتے نکلیں گے ف۶ اپنے سر اُٹھائے ہوئے کہ اُنکی پلک اُنکی طرف لوٹتی
طَرْفُهُمْ ۚ وَاَفْـِٕدَتُهُمْ هَوَآءٌ ﴿٤٣﴾ وَاَنْذِرِ النَّاسَ يَوْمَ يَاْتِيْهِمُ
نہیں ف۷ اور اُنکے دلوں میں کچھ سکت نہ ہوگی ف۸ اور لوگوں کو اُس دن سے ڈراؤ ف۹ جب اُنپر
الْعَذَابُ فَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا رَبَّنَآ اَخِّرْنَآ اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِيْبٍ ۙ
عذاب آئے گا تو ظالم ف۱۰ کہیں گے اے ہمارے رب تھوڑی دیر ہمیں ف۱۱ مہلت دے کہ ہم تیرا
نُّجِبْ دَعْوَتَكَ وَنَتَّبِعِ الرُّسُلَ ؕ اَوَلَمْ تَكُوْنُوْٓا اَقْسَمْتُمْ مِّنْ قَبْلُ
بلانا مانیں ف۱۲ اور رسولوں کی غلامی کریں ف۱۳ تو کیا تم پہلے ف۱۴ قسم نہ کھاچکے تھے کہ ہمیں
مَا لَكُمْ مِّنْ زَوَالٍ ﴿٤٤﴾ وَّسَكَنْتُمْ فِيْ مَسٰكِنِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا
دنیا سے کہیں ہٹ کر جانا نہیں ف۱۵ اور تم اُنکے گھروں میں بسے جنھوں نے اپنا برا کیا تھا ف۱۶

ف۱ حضرت ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام نے ایک آرزو فرزند کی دعا کی تھی اللہ تعالیٰ نے قبول فرمائی تو آپ نے اس کا شکر ادا کیا اور بارگاہ الٰہی میں عرض کیا

ف۲ کیونکہ بعض کی نسبت تو آپ کو باعلام الٰہی معلوم تھا کہ کافر ہونگے اس لیے بعض ذریت کے واسطے نمازوں کی پابندی و محافظت کی دعا کی

ف۳ بشرط ایمان یا ماں باپ سے حضرت آدم و حوا مراد ہیں

ف۴ اس میں مظلوم کو تسلی دی گئی کہ اللہ تعالیٰ ظالم سے اسکا انتقام لے گا

ف۵ ہول و دہشت سے

ع ٦ / ٧ / ١٨

ف۶ حضرت اسرافیل علیہ السلام کی طرف جو اُنھیں عرصہ محشر کی طرف بلائیں گے

ف۷ کہ اپنے آپکو دیکھ سکیں

منزل ٣

ف۸ شدت حیرت و دہشت سے قتادہ نے کہا کہ دل سینوں سے نکلکر گلوں میں آپھنسیں گے نہ باہر نکل سکیں نہ اپنی جگہ واپس جاسکیں گے معنی یہ ہیں کہ اس دن کی شدت ہول و دہشت کا یہ عالم ہوگا کہ سر اوپر اُٹھے ہونگے آنکھیں کھلی کی کھلی رہجائینگی دل اپنی جگہ پر قرار نہ پاسکیں گے

ف۹ یعنی کفار کو قیامت کے دن کا خوف دلاؤ

ف۱۰ یعنی کافر

ف۱۱ دنیا میں واپس بھیجدے اور

ف۱۲ اور تیری توحید پہ ایمان لائیں

ف۱۳ اور ہم سے جو قصور ہوچکے اس کی تلافی کریں اسپر اُنھیں زجر و توبیخ کی جائے گی اور فرمایا جائے گا

ف۱۴ دنیا میں

ف۱۵ اور کیا تم نے بعث و آخرت کا انکار نہ کیا تھا

ف۱۶ کفر و معاصی کا ارتکاب کرکے جیسے کہ قوم نوح و عاد و ثمود وغیرہ

أَنْفُسَهُمْ وَتَبَيَّنَ لَكُمْ كَيْفَ فَعَلْنَا بِهِمْ وَضَرَبْنَا لَكُمُ الْأَمْثَالَ ﴿۴۵﴾ وَ

اور تم پر خوب کھل گیا ہم نے اُن کے ساتھ کیسا کیا ف۱ اور ہم نے تمہیں مثالیں دے دے کر بتا دیا ف۲ اور

قَدْ مَكَرُوا مَكْرَهُمْ وَعِنْدَ اللَّهِ مَكْرُهُمْ وَإِنْ كَانَ مَكْرُهُمْ

بیشک وہ ف۳ اپنا سا داؤں چلے ف۴ اور ان کا داؤں اللہ کے قابو میں ہے اور اُن کا داؤں کچھ ایسا نہ تھا

لِتَزُولَ مِنْهُ الْجِبَالُ ﴿۴۶﴾ فَلَا تَحْسَبَنَّ اللَّهَ مُخْلِفَ وَعْدِهِ رُسُلَهُ

جس سے یہ پہاڑ ٹل جائیں ف۵ تو ہرگز خیال نہ کرنا کہ اللہ اپنے رسولوں سے وعدہ خلاف کرے گا ف۶

إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ ذُو انْتِقَامٍ ﴿۴۷﴾ يَوْمَ تُبَدَّلُ الْأَرْضُ غَيْرَ

بیشک اللہ غالب ہے بدلہ لینے والا جس دن ف۷ بدل دی جائے گی زمین اس زمین کے سوا

الْأَرْضِ وَالسَّمَاوَاتُ وَبَرَزُوا لِلَّهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ﴿۴۸﴾ وَتَرَى

اور آسمان ف۸ اور لوگ سب نکل کھڑے ہوں گے ف۹ ایک اللہ کے سامنے جو سب پر غالب ہے اور اُس دن

الْمُجْرِمِينَ يَوْمَئِذٍ مُقَرَّنِينَ فِي الْأَصْفَادِ ﴿۴۹﴾ سَرَابِيلُهُمْ مِنْ

تم مجرموں ف۱۰ کو دیکھو گے کہ بیڑیوں میں ایک دوسرے سے جُڑے ہوں گے ف۱۱ اُن کے کرتے رال کے ہوں گے

قَطِرَانٍ وَتَغْشَى وُجُوهَهُمُ النَّارُ ﴿۵۱﴾ لِيَجْزِيَ اللَّهُ كُلَّ نَفْسٍ مَا

ف۱۲ اور اُن کے چہرے آگ ڈھانپ لے گی اس لیے کہ اللہ ہر جان کو اس کی کمائی کا بدلہ دے

كَسَبَتْ إِنَّ اللَّهَ سَرِيعُ الْحِسَابِ ﴿۵۰﴾ هَٰذَا بَلَاغٌ لِلنَّاسِ وَلِيُنْذَرُوا بِهِ

بیشک اللہ کو حساب کرتے کچھ دیر نہیں لگتی یہ ف۱۳ لوگوں کو حکم پہنچانا ہے اور اس لیے کہ وہ اس سے

وَلِيَعْلَمُوا أَنَّمَا هُوَ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ وَلِيَذَّكَّرَ أُولُو الْأَلْبَابِ ﴿۵۲﴾

ڈرائے جائیں اور اس لیے کہ وہ جان لیں کہ وہ ایک ہی معبود ہے ف۱۴ اور اس لیے کہ عقل والے نصیحت مانیں

ف۱ اور تم نے اپنی آنکھوں سے اُن کے منازل میں عذاب کے آثار اور نشان دیکھے اور تمہیں اُنکی ہلاکت و بربادی کی خبریں ملیں یہ سب کچھ دیکھکر اور جان کر تم نے عبرت نہ حاصل کی اور تم کفر سے باز نہ آئے ف۲ تاکہ تم تدبیر کرو اور سمجھو اور عذاب و ہلاک سے اپنے آپکو بچاؤ ف۳ اسلام کے مٹانے اور کفر کی تائید کرنیکے لیے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ف۴ کہ اُنھوں نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قتل کرنے یا قید کرنے یا نکال دینے کا ارادہ کیا ف۵ یعنی آیات الٰہی اور احکام شرع مصطفائی جو اپنے قوت و ثبات میں بمنزلہ مضبوط پہاڑوں کے ہیں محال ہے کہ کافروں کے مکر اور انکی حیلہ انگیزیوں سے اپنی جگہ سے ٹل سکیں ف۶ یہ تو ممکن ہی نہیں وہ ضرور وعدہ پورا کرے گا اور اپنے رسول کی نصرت فرمائے گا اُنکے دین کو غالب کرے گا اُن کے دشمنوں کو ہلاک کرے گا ف۷ اُس دن سے روز قیامت مراد ہے ف۸ زمین و آسمان کی تبدیل میں مفسرین کے دو قول ہیں ایک یہ کہ اُن کے اوصاف بدل دیئے جائیں گے مثلاً زمین ایک سطح ہو جائے گی نہ اس پر پہاڑ باقی رہیں گے نہ بلند ٹیلے نہ گہرے غار نہ درخت نہ عمارت نہ کسی بستی اور اقلیم کا نشان اور آسمان پر کوئی ستارہ نہ رہیگا اور آفتاب ماہتاب کی روشنیاں معدوم ہونگی یہ تبدیل اوصاف کی ہے ذات کی نہیں دوسرا قول یہ ہے کہ آسمان و زمین کی ذات ہی بدل دی جائے گی اس زمین کی جگہ ایک دوسری چاندی کی زمین ہوگی سفید و صاف جس پر نہ کبھی خون بہایا گیا ہو نہ گناہ کیا گیا ہو اور آسمان سونے کا ہوگا یہ دو قول اگرچہ بظاہر باہم مخالف معلوم ہوتے ہیں مگر ان میں سے ہر ایک صحیح ہے اور وجہ جمع یہ ہے کہ اول تبدیل صفات ہوگی اور دوسری مرتبہ بعد حساب تبدیل ثانی ہوگی اس میں زمین و آسمان کی ذاتیں ہی بدل جائیں گی ف۹ اپنی قبروں سے ف۱۰ یعنی کافروں ف۱۱ اپنے شیاطین کے ساتھ بندھے ہوئے ف۱۲ سیاہ رنگ بدبودار جن سے آگ کے شعلے اور زیادہ تیز ہو جائیں (مدارک و خازن) تفسیر بیضاوی میں ہے کہ ان کے بدنوں پر رال لیپ دی جائے گی وہ مثل کرتے کے ہو جائے گی اس کی سوزش اور اس کے رنگ کی وحشت و بدبو سے تکلیف پائیں گے ف۱۳ قرآن شریف ف۱۴ یعنی ان آیات سے اللہ تعالیٰ کی توحید کی دلیلیں پائیں

منزل ۳

ع ۱۱ ۱۹